بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: والدہ کے ترکہ میں والد کا تصرف کرنا		
کتاب: ھبہ	باب: صحیح اور غیر صحیح ہبہ	فصل:
فتوی نمبر: 571	16 جمادی الاولیٰ 1448ھ / 28 اکتوبر 2026ء	

سؤال: محترم مفتی صاحب!

ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں، ہمارے والدین دونوں وفات پا چکے ہیں اور اب ہم ان کی وراثت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد ہماری دونوں بہنوں نے والدہ کے زیورات اپنے پاس رکھ لئے اور کہا کہ ہمارے والد صاحب نے اب یہ زیورات انہیں تحفے میں دیئے ہیں، لیکن ہماری بہنوں کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت یا گواہ موجود نہیں کہ والد صاحب نے یہ سونا انہیں تحفے میں دینے کی بات کی تھی ، ہمارے والد صاحب نے بھی کبھی ہم سے یا خاندان میں سے کسی کے سامنے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے یہ سونا ہماری بہنوں کو تحفے میں دے دیا ہے۔ زیورات کا وزن 200 گرام سے زیادہ اور ان کی مالیت تقریباً 74 لاکھ روپے ہے، ہمارے مکان کی مالیت 3 کروڑ 80 لاکھ روپے ہے، ہماری بہنیں زیورات اپنے پاس رکھنے کے باوجود مکان کی وراثت میں حصہ مانگ رہی ہیں۔ برائے کرم راہنمائی فرمائیں کہ کیا زیورات تحفے میں دینے کے بارے میں ہماری بہنوں کا دعویٰ قابل قبول ہے؟

نوٹ: والدہ 2016 میں فوت ہوئی، والدہ کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں شوہر، چار بیٹے اور دو بیٹیاں حیات تھیں اور والد کا انتقال 2021 میں ہوا، ان کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں والدہ (ہماری دادی)، چار بیٹے اور دو بیٹیاں حیات تھیں۔ پھر ہماری دادی کا انتقال 2024 میں ہوا ان کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں ان کا ایک بیٹا (یعنی ہمارا چچا) حیات ہے۔

وضاحت: مذکورہ سونا والدہ کی ملکیت تھا اور ان کے قبضہ میں تھا۔

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی 11، میٹرو ول 3، اسکیم 33
گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

صورت مسؤلہ میں اگر مذکورہ سونا واقعۃً سائل کی مرحومہ والدہ کی ملکیت تھا تو ان کی وفات کے بعد یہ ان کا ترکہ ہے جو ان کے تمام ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ سائل کے والدین کی وفات کے بعد سائل کی بہنوں کا یہ دعویٰ کہ مذکورہ سونا والد نے اپنی زندگی میں ان کو گفٹ کر دیا تھا

یہ شرعاً غلط اور دو وجوہ سے ناقابل قبول ہے، پہلی وجہ یہ ہے سائل کی بہنوں کے پاس اپنے دعوی کے ثبوت کے لئے کوئی گواہ نہیں اور شریعت مطہرہ میں بغیر دلیل اور گواہوں کے دعوی ناقابل قبول ہوتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے اگر وہ اپنے دعوی پر دو گواہ پیش بھی کر دیں تب بھی ان کی بات معتبر نہیں ہوگی اس لئے کہ جب سونا والدہ کی ملکیت تھا تو والد کو اس سونا میں اپنے حصے سے زیادہ کا تصرف کرنے کا شرعاً اختیار حاصل نہیں تھا، لہذا سائل کی بہنوں پر لازم ہے کہ مذکورہ سونے میں سے اپنے بھائیوں کا جو شرعی حصہ بنتا ہے ان کے حوالہ کریں، اور بھائی بھی دیگر تمام ترکہ جو ان کے قبضہ میں ہے سے اپنی بہنوں کا حصہ ادا کریں۔

مرحومہ والدہ کے ترکہ کو تقسیم کرنے کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ مرحومہ کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کا بعد، اگر مرحومہ پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کر کے، اور اگر مرحومہ نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال سے نافذ کر کے بقیہ کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو ۲۴۰ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، مرحومہ کے ہر ایک بیٹے کو ۴۶ حصے، مرحومہ کی ہر ایک بیٹی کو ۲۳ حصے اور سائل کے چچا کو ۱۰ حصے ملیں گے۔

صورت تقسیم یہ ہوگی:

240/40/4 مورثہ اولیٰ: والدہ 10

مسئلت

شوہر	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
1				3		
10	6	6	6	6	3	3
	36	36	36	36	18	18

12/6 6 مورث ثانی: والد مف 10 5 10 2

مسئلت

والدہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
1				5		
2	2	2	2	2	1	1
10	10	10	10	10	5	5

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

مورثہ ثالثہ: دادی مف10 1

میت

بیٹا

1

10

یعنی مرحومہ والدہ کے کل ترکہ میں سے ان کے ہر ایک بیٹے کو 19.16 فیصد حصہ، ہر ایک بیٹی کو 9.58 فیصد حصہ اور سائل کے چچا کو 4.16 فیصد حصہ ملے گا۔

سائل کے مرحوم والد کے ترکہ کو تقسیم کرنے کا شرعاً طریقہ یہ ہے مرحوم کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد، اگر مرحوم پر کوئی قرضہ ہے تو اسے ادا کرکے، اور اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہے تو اسے ایک تہائی مال سے نافذ کرکے بقیہ کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو 12 حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو 2 حصے، مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو ایک حصہ اور سائل کے چچا کو 2 حصے ملیں گے۔

صورت تقسیم یہ ہوگی:

مورث اول: والد 12/6 میت 10 2

والدہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
1			5			
2	2	2	2	2	1	1

مورثہ ثانیہ: دادی مف:2 1

میت

بیٹا

1

2

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس بی ۱۱، میزوول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

یعنی والد مرحوم کی کل جائیداد میں سے ہر ایک بیٹے کو 16.66 فیصد حصہ، مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو 8.33 فیصد حصہ اور سائل کے چچا کو 16.66 فیصد حصہ ملے گا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء

مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

